سوال

(300) مسنون طلاق اور رجوع کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے لفظ طلاق کہہ کر اپنی بی بی کو اپنے ایک دوسرے عزیز کے جو اس کا خالہ زاد بھائی ہے حوالے کر دیا اور بعد عرصہ دو ماہ کے عدت کے اندر اندر اس نئے شوہر مجوزہ کا انتقال ہو گیا اور وہ عورت پھر اپنے شوہر اول کے پاس آ گئی اب زید از سر نو نکاح بغیر حلالہ کرے یا بعد حلالہ یا نکاح کی ضرورت نہیں ہے ؟ بعض لوگوں نے لفظ طلاق سے طلاق مراد لے کر کہا ہے کہ تین طلاق سے منشا قرآن شریف پورا ہو جاتا ہے ۔ سائل حاجی محمد یعقوب مقام انبالہ ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

منشا قرآن شریف اور حدیث شریف کا دربارہ طلاق یہ ہے کہ اگر ضرورت طلاق کی ہو تو صرف ایک طلاق دے دے پھر اگر رجعت کرنا چاہے یعنی طلاق جو اس کو دے چکا ہے واپس لے لینا چاہے تو عدت کے اندر واپس لے سکتا ہے اور اگر عدت گزر چکی ہو تو بتراضی طرفین حلالہ کے پھر سے نکاح کر سکتا ہے اگر بعد رجعت یا بعد نکاح جدید پھر کبھی ضرورت طلاق کی پیش آئے تو پھر صرف ایک طلاق دے دے ۔ یہ دوسری طلاق ہوگی یہ اور اول مل کر دو طلاقیں ہو جائیں گی اس دوسری طلاق کے بعد بھی عدت کے اندر رجعت کر سکتا ہے اور عدت گزر چکی ہو تو بتراضی طرفین بغیر حلالہ کے جدید نکاح کر سکتا ہے اس رجعت یا نکاح جدید کے بعد بھی اگر پھر کبھی ضرورت طلاق کی ہو تو اب بھی صرف ایک طلاق دے دے یہ تیسری طلاق ہوگی اور اب یہ اور اوپر والی دو طلاقیں مل کر تین طلاقیں ہو جائیں گی تین طلاقیں اس طریق سے دی جا سکتی ہیں ۔

اب اس تیسری طلاق کے بعد نہ عدت کے اندر رجعت کر سکتا ہے اور نہ عدت گزر جانے پر بغیر حلالہ کے پھر سے نکاح کر سکتا ہے اور طریقہ مذکورہ کے برخلاف دو یا تین طلاقیں دے دینا (مثلا) دو یا تین طلاقیں دے دے تو اس سے صرف ایک ہی طلاق پڑے گی دو یا تین طلاقیں نہیں پڑیں گی ۔

صورت طلاق جو سوال میں مذکور ہے اگر اس میں اس شخص نے برخلاف طریقہ مذکورہ بالا تین طلاقیں دے دی ہیں مثلاً : ایک ہی جلسہ میں تین طلاقیں دے دی ہیں تو اس صورت میں صرف ایک طلاق پڑے گی ۔ اگر عدت نہیں گزری ہے تو رجعت وہ شخص کر سکتا ہے اگر اس کے قبل اور دو طلاقیں نہیں دے چکا ہے اور اگر عدت گزر چکی ہے اور اس کے قبل دو طلاقیں نہیں دے چکا ہے تو بغیر حلالہ کے پھر سے نکاح کر سکتا ہے بتراضی طرفین اور اس صورت میں جو اس شخص نے اپنی اس مطلقہ بی بی کو دوسرے شخص کے حوالے کر دیا یہ اس کی غلطی ہے اس صورت میں حلالے کی اصلاً ضرورت نہیں صورت طلاق مندرجہ سوال کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے یہ اس تقدیر پر ہے کہ اس شخص کی وہ مطلقہ بی بی بعد نکاح کے اس کی مدخولہ بھی ہو چکی ہو ورنہ عدت کے اندر رجعت نہیں کر سکتا ہاں بتراضی طرفین پھر سے نکاح کر سکتا ہے ۔

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ ۗ ... ٢٢٩ ... سورة البقرة

(یہ طلاق (رجعی) دوبار ہے پھر یا تو اچھے طریقے سے رکھ لینا یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے)

وَإِذا طَلَّقتُمُ النِّساءَ فَبَلَغنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمسِكوهُنَّ بِمَعروفٍ أَو سَرِّحوهُنَّ بِمَعروفٍ ۲۳۱ ... سورة البقرة

(اور جب تم عورتوں کو طلاق دو پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انھیں اچھے طریقے سے رکھ لو یا انھیں اچھے طریقے سے چھوڑ دو)

وَإِذا طَلَّقتُمُ النِّساءَ فَبَلَغنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمسِكوهُنَّ بِمَعروفٍ أَو سَرِّحوهُنَّ بِمَعروفٍ ۲۳۱ ... سورة البقرة

(اور جب تم عورتوں کو طلاق دو پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انھیں اس سے نہ روکو کہ وہ اپنے خاوندوں سے نکاح کر لیں جب آپس میں اچھے طریقے سے راضی ہو جائیں)

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا إِذا نَكَحتُمُ المُؤمِنـٰتِ ثُمَّ طَلَّقتُموهُنَّ مِن قَبلِ أَن تَمَسّوهُنَّ فَما لَكُم عَلَيهِنَّ مِن عِدَّةٍ تَعتَدّونَها فَمَتِّعوهُنَّ وَسَرِّحوهُنَّ سَراحًا جَميلًا ٤٩ ... سورة الاحزاب

(اے لوگوں جو ایمان لائے ہو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر انھیں طلاق دے دو اس سے پہلے کہ انھیں ہاتھ لگاؤ تو تمھارے لیے ان پر کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرو سو انھیں سامان دو اور انھیں چھوڑ دو اچھے طریقے سے چھوڑنا)

"حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا سعد بن ابراہیم ثنا ابی عن محمد بن اسحاق حدثنی داود بن الحصین عن عکرمۃ مولی ابن عباس عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: طلق رکانۃ بن عبدیزید اخو بنی مطلب امراتہ ثلاثا فی مجلس واحد فحزن علیہا حزنا شدیدا قال: فسالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((کیف طلقتہا؟)) قال: طلقتہا ثلاثا قال: فقال ((فی مجلس واحد؟)) قال: نعم قال: ((فانما تلک واحدۃ فارجعہا ان شئت)) قال: فرجعہا" الحدیث واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب"

(واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب) (مسند امام احمد بن حنبل 1/265)

(ہمیں عبداللہ نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ مجھے میرے باپ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں سعد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے باپ نے بیان کیا انھوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کیا انھوں نے کہا کہ مجھے داؤد بن حصین نے بیان کیا وہ عکرمہ مولی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ بنو مطلب کے ایک فرد رکانہ بن عبدیزید نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دیں پھر وہ اس پر سخت غمگین ہوئے راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ "تم نے اس (اپنی بیوی) کو کیسے طلاق دی؟" رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ میں نے اسے تین طلاقیں دے دیں راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ "کیا ایک ہی مجلس میں؟" انھوں نے جواب دیا جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ صرف ایک طلاق ہی ہے۔ اگر تم چاہو تو اس سے رجوع کر لو۔" راوی بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رجوع کر لیا)

عن مَحمودِ بنِ لَبيدٍ قالَ أُخبِرَ رَسولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَن رَجُلٍ طَلَّقَ امرَأَتَهُ ثَلاثَ تَطليقاتٍ جَميعًا؟ فَقامَ غَضبانَ ثُمَّ قالَ: أَيُلعَبُ بِكِتابِ اللَّهِ وَأَنا بَينَ أَظهُرِكُم؟! حَتّى قامَ رَجُلٌ وَقالَ: يا رَسولَ اللَّهِ، أَلا أَقتُلُهُ؟[1] (رواہ النسائی مشکوۃ المصابیح ص 276)

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آدمی کے بارے میں بتایا گیا جس نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے کی حالت میں اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: "کیا میری موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کھیلا جاتا ہے؟" حتیٰ کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اسے قتل نہ کر دوں؟) کتبہ: محمد عبداللہ (27/شوال 1329ھ)

---

[1]۔ سنن النسائی رقم الحدیث (3401)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: 501

محدث فتویٰ